نورافشاں

قیمت سالیانہ بلامحصول عیعہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ معہ محصول ملے

نمبر ۱۳ جلد ۴ | لودیانہ ۳۰ مارچ ۱۸۷۶ء | قیمت فی پرچہ ۲ پالی

بزرگ خدا تو سب کا کردگار
بادشاہوں کا تو ہے بادشاہ عظیم
امانوئیل فرزند اللہ مسیح

تو حاکم ناظم باپ پروردگار
ہم جھکے تیری کرتے ہیں تکریم
صلیب ہی پر تو ہوا ہی ذبیح

نورافشاں

—— صاحب اخبار شعلہ طور کانپور تحریر فرماتے ہیں کہ عالیجناب پرنس آف ویلس بہادر ولیعہد سلطنت ہندو انگلنڈ مع الخیر روانہ ولایت ہوئے +

بڑی خوشی کی یہہ بات ہے کہ حضور محتشم الیہ سیر و سیاحت ہندوستان و خلوص و وفاداری اہل ہند سے بہت خوش و خورم تشریف لیگئے جو رعایا ہند کے لئے بڑے افتخار کا باعث ہوا کیونکہ ایسا بادشاہ بحر و بر اس ملک کا مہمان ہوا اور گرمجوشی و عقیدتمندی روسا ہند سے بہت محظوظ و مسرور روانہ ہوا چنانچہ جو چٹھی ۱۳ مارچ ۷۶ء کو حضور شاہزادہ صاحب نے بوقت روانگی بمبئی کے جناب لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند کے نام بھیجی ہے اُسمیں حضور ممدوح نے اظہار مسرت فرمایا ہے خلاصہ جسکا یہہ ہے +

کہ میں ہندوستان سے بہت خوش و خرم جاتا ہوں اور میں

یہاںکی رعایا کی وفاداری و اخلاص و عقیدت سے بہت خوش ہوا اور ہر ایک مقام پر راجگان و نوابان و رئیسان نہایت گرمجوشی محبت و اخلاص سے پیش آئے +

میں ہندوستان کی سیر و سیاحت سے بہت خوش جاتا ہوں اور ہمیشہ یہاں لوگوں کے خلوص عقیدت مجھکو یاد رہینگے +

—— اکثر اخبارات انگریزی و اُردو میں حضور شاہزادہ ویلز بہادر کا کلکتہ میں شاہ اودہ سے ملاقی ہونا لکھا گیا تھا اور ہمنے بھی اپنے پرچہ میں یہہ خبر درج کی تھی۔ سو بعض منصف مزاج اور راست گو وقایع نگاروں کو اُس خبر کے صحیح ہونے میں کلام تھا اور اسکی صحت کے خواستگار تھے۔ اب صاحب اخبار اودہ گائیڈ کلکتہ نے اسکی بارہ میں مندرجہ ذیل عبارت تحریر فرمائی ہو جو بجنسہ نقل ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہہ خبر واقعی غلط ہو +

چند روز سے ہندوستان اور دکھن کے اکثر اخباروں میں یہہ بات چھپ رہی ہو کہ بادشاہ اودہ اور پرنس آف ویلز کے درمیان باہم ملاقات ہوئی اور فلاں فلاں بات اور رسومات عمل میں آئے۔ مگر ہم بالتحقیق کہتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہو +

—— صاحب اخبار کوہ نور بحوالہ فرینڈ آف انڈیا تحریر فرماتے ہیں کہ مسٹر ڈسرلی صاحب نے ایک شاہی کمیشن مقرر کرنے کے حیلہ سے غلاموں کے سرکلروں کی جانب سے مباحثہ کی رو کو کس حکمت عملی سے پھیرا ہو کہ مسٹر ڈانٹ برنڈ اُس مضمون پر بحث ہونیکے دم سے کیسے جھٹ پٹ میدان میں نکل آئے۔ ہوزاف کامنس کے حکم یہی ہیں غلاموں سے متعلق رزولیوشن ارس عبارت میں مندرج ہیں

(۱) کہ ہوزاف کامنس کی رائے میں اُس غلام سے کہ جسے ایک مرتبہ انگریزی جھنڈے کی حمایت میں آیا ہوا تسلیم کر لیا جب کبھی ملکہ معظمہ کے کسی جہاز پر ہووے آزاد کا سلوک کیا جاوے اور اُس کو کسی ایسی زمین پر کہ جہاں غلامی کی رسم کرنیتہ جاری ہو اُترنے کا بھی حکم نہ دیا جاوے (۲) حضور ملکہ معظمہ میں مودبانہ طور کا ایک ایسا ایڈریس پیش کیا جاوے کہ جس میں بعاجزی ہمیشہ کو اُن سرکلروں کے اجرا کی موقوفی کے لئے درخواست کیجاوے کہ جو ایسے غلاموں کو جہاز پر پناہ نہ دینے کیلئے مبنی ہوں یا بالفعل جو سرکلر ہوزاف کامنس سے اِس معاملہ میں جاری ہوئے ہیں اُن کے برخلاف ہوں مسٹر ڈانٹ برنڈ کی تحریکوں میں اصلاح کرنے کے لئے ہنری صاحب کو اشارہ کیا گیا ہو وہ یہہ ہو کہ ذات اِنسان کی آزادی کے اِستحقاق کی نسبت کوئی قطعی تجویز اِس شاہی کمیشن کی رپوٹ تک ملتوی رکھی جاوے +

—— شہر لنڈن میں ایک کمیٹی پھولوں کے رنگوں اور اُنکے شگفتہ ہونے کے اوقات دریافت کرنے کے لئے مقرر ہوئی تھی اسکی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ کل برطانیہ میں ۹۰۹ قسموں کے پھول ہوتے ہیں اُن میں سے ۱۰۵ اقسام کے پھول سفید رنگ کے ہیں ۳۳۰ اقسام زرد رنگ کے ۱۳۴ سرخ رنگ کے ۳۰ ارغوانی رنگ کے ۷۰ نیلے رنگ کے اور باقی اقسام سبز اور اور رنگوں کے۔ نیلے پھولوں میں سے فیصدی ۱۰ اقسام کے پھول اپریل میں کھلتے ہیں اور سفید اقسام کے پھولوں میں سے فیصدی ۱۴ اقسام کے پھول اس مہینے میں کھلتے ہیں اور سرخ اقسام میں سے صرف ۹ فیصدی اور زرد بھی قریب اتنے ہی ماہ مذکور میں کھلتے ہیں +

—— سننگ ہو کہ مقام بسین کے لوگوں کو بڑی افسوس ہو کہ لارڈ لٹن صاحب اور لیڈی لٹن صاحبہ اُن سے رخصت ہو گئی ہیں +

اِس سے یہہ معلوم ہوتا ہو کہ جیسا حضور لارڈ نارتھ بروک صاحب کے جانے سے رعایا ہند افسوس کر رہی ہو ویسا ہی بسین والوں نے لارڈ لٹن صاحب کا کیا ہو +

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بختیار اور اُسکے ہندوستانی رفیقوں کا مالیر سے روانہ ہو کر ایک گاؤں میں شب باش ہونا

(بختیار کی تقریر تہذیب کے باب میں)

اتنے میں گاؤں کے اور لوگ بھی کھانا کھا چکنے کے بعد وہاں آموجود ہوئے بعض حسب عادت اور بعض بعض صلاح مشورہ مگر اکثر قصہ کہانیوں کے مشتاق اس خیال سے کہ چودہری کے مہمان ہیر رانجھا یا شیریں فرہاد کی کتاب پڑھینگے۔ آخر باتیں کرتے کرتے بختیار کو چودہری کا وہی دن والا سوال یاد آپڑا اور مسکرا کر کہنے لگا کہ صاحب آپ حقیقت میں نہایت ہوشیار ہیں اور عام لوگوں کی طرح بے سمجھے نقاطیا الفاظوں سے بوجمل عبور کرنا نہیں چاہتے ہیں آپکی اس محقفانہ طبیعت سے نہایت خوش ہوا اور اسیواسطے چاہتا ہوں کہ تہذیب کے اصل منشا سے آپ کو آگاہ کئے بغیر آگے نہ بڑھوں گو مسجد کے ملاؤنکی طرح بھلے مانسوں کے روبرو ایک طول طویل تقدمہ بغیر شناخت موقعہ یا محل کے لے بیٹھنا تہذیب سے بعید ہی آپکو معلوم کہ بدو پیدایش میں آدم کے بچے بالکل وحشی ہوتے تھے نہ کاشتکاری جانتے اور نہ کپڑا بنتے اور مکان بنانیکا وقوف رکھتے جیوانوں کیطرح جنگل کے پھل پھول پر گذران کرتے اُنہیں کیطرح زمین میں گڑھے کھود کر رہتے اور درختوں کے پاتوں سے لنگوٹ وغیرہ بنا کر اپنی پردہ پوشی کرتے جب اُنکی اولاد کا شمار کچھ بڑھ گیا اور آدمیوں کی جمیعت سے تھوڑی سی دلیری بھی حاصل ہوئی تو ایک جانور کو دوسرا جانور پکڑتے اور مار کر کہاتے دیکھ کر وہ بھی شکار کیطرف متوجہ ہوئے عقل تو خدا نے بخشی ہوئی ہی تھی اُسیکی رہنمائی سے پھندے وغیرہ ایجاد کر کے جانوروں کو پکڑتے ہوئے حیوان جو ہر وقت





ستے نے رہتے تھے انکو ہلاک کرتے اور جنکا گوشت غذا کے لئے مفید ہو خواہ ملکی خواہ صحرائی انکو مارکر چٹ کر جاتے اور اُنہیں کی کھالوں سے بدن ڈھانپتے آخر انکی کثرت سے جانوروں کی قلت ہونے لگی اور جیسا جانوروں کی قلت انکی غذا کی قلت کا باعث ہوئی اسیوقت جیسا آپ جانتے ہیں کہ ضرورت ایجاد کی جڑھ ہوتی ہے انکو زمینی روئیدگیوں کے بڑھانے اور اُنہیں کو ترقی دینیکا خیال پیدا ہوا اس خیال پر وہ جانوروں کی پرورش اور زمین کھودنے اور درخت لگانے اناج کا بیج بونے اور تھوڑے سے بہت پیدا کرنے میں کامیاب ہوئے اور یہاں سے گویا انکی تہذیب شروع ہوئی نئیدہ نسلوں نے تو پھر یہیں اور ترقی کی جب کاشتکاری میں انہوں نے اچھی منفعت دیکھی تو بیٹی اور گائے بیل کھیتی کے باہری چیزیں جو بنانے شروع کر دئے اور بیل مویشی کے لئے بھی وہاں ہی باڑے گاڑ لئے آپ جانتے ہیں کہ انسان کو اللہ تعالی نے سب چیزوں پر مختاری بخشی ہوئی ہے اسواسطے گائے بیل بھیڑ بکری اونٹ گھوڑا خچر گدہا ہاتھی یطح شروع سے ہی انسان کے ساتھ چلے آئے ہیں اور انسانی تواریخ میں اُنکا ذکر برابر پایا جاتا ہے بلکہ جہاں انسانوں کا نام آیا ہے وہاں بھیڑ بکری کا ذکر ساتھ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان چیزوں کے مالک اور شبان رہے ہیں غرض انسان نے جانوروں کو مطیع کرکے ہر ایک سے مناسب کام لینا شروع کر دیا کسیکا دودھ پیتا اور کسیکا گوشت اور پوست استعمال کرتا کسی پر سوار ہوتا ہوا اور کسی سے زراعت کا کام لیتا اور یہ حالت انکی گویا تہذیب میں داخل ہونے پر دلالت کرتی ہے مگر جب وہ چارپایوں خاندان منظر ہو بہت آگے ہی جگہہ مکان بنا کر ایکدوسرے کی حفاظت بہ آسانی کٹنے لگے اور بہار کی زیادہ کمی جاتی رہی اور زراعت کی پیداوار کے سبب بھوک کی فکر سے بے فکر ہوگئے تو انکو اور اور ضروریات کی بھی سوجھنے لگی اور جوں جوں ضرورتیں پیدا ہوتی گئیں توں توں ہر واحد کو اپنے آپ پورا کرنا انکا جیسا اٹک کرتے رہتے تھے مشکل ہو گیا تھا ایک ہی آدمی اپنے لئے گھر مکان کپڑا جوتا برتن چارپائی وغیرہ سب چیزیں نہیں بنا سکتا تھا لہذا ضرور ہوا کہ جماعت کی آسودگی کے لئے محنت منقسم کیجائے سو ایسی محنت کی تقسیم کے سبب سے یہ تجویز ہوئی کہ سب آدمی خاص خاص کام اپنے ذمہ لے لیں اور اپنی محنت کا حاصل دیکر عوض میں دوسروں کی محنت سے فائدہ اٹھائیں یعنی موچی جوتا دیکر کسان سے اناج اور جولاہے سے کپڑا لے اور اسیطرح کسان اور جولاہا اپنی اپنی پیداوار دیکر اپنی اپنی ضروریات پوری کریں یہ نتیجہ تہذیب کی ترقی کا تھا جو بہت مدت تک قریب قریب جاری پایا گیا ہے مگر جلدی اسمیں بھی دقت نظر آنے لگی یعنی ہر ایک شخص کو اپنی اپنی محنت کا حاصل لیکر خریدار کی تلاش میں جابجا پھرنا پڑا مثلاً موچی جوتا لیکر زمیندار کے پاس لیگیا مگر زمیندار کو اسوقت پگڑی کی ضرورت تھی پس موچی کو پگڑی کے واسطے جولاہے کے پاس جانا پڑا اور ممکن ہو کہ جولاہے کو گوشت کی ضرورت ہو پس وہ بیچارہ شکاری کے پاس جانے لگا اور اتنی جگہہ گھومنے سے تنگ ہی اُسکا جوتا بکیگا اسواسطے مناسب سمجھا گیا کہ بنظر سہولیت موقعہ موقعہ پر جنس کی جگہ مقرر بنجائیں جہاں سے آدمیوں کی رہائش ہو دور اور نزدیک سے جو ہر ایک جنس خرید کرے دوسروں کے ہاتھ کچھ نفع پر بیچ کر یہاں کے بیوپاری لوگوں نے مگر وہاں ہی اپنے مکانات تعمیر کر لئے اور خرید و فروخت کا بازار کھولکر اُسکا نام شہر رکھ دیا جہاں دیہاتی لوگ اپنی اپنی جنسوں کے عوض مہاجنوں سے مال خرید لاتے اور مہاجن لوگ اور تجارت پیشوں کے ہاتھ وہی جنسیں نفع پر بیچ ڈالتے غرض شہروں کی تعمیر کا تہذیب کی ترقی کی ایک اور صورت تھی جہاں نہ صرف تجارت کی ترقی بلکہ علم اور ہنر کی بھی ترقی ہونے لگی اور لوگ جسقدر متمول ہوتے گئے اُسیقدر تجارت اور علم کے باعث مہذب بنتے گئے غرض اسیطرح جب کہ ہر ایک کے پاس اناج کی بچت اور مویشیوں کی کثرت رہنے لگی تو مشکل یہ ہوئی کہ آدمی کا دشمن آدمی ہی ہوتا ہے زور آور کمزوروں کے لوٹنے اور ستانے کے درپے ہوئے پس کمزور لاچار ہوکر اپنے پاس کے زیادہ زور آور کی حمایت میں گھسنے لگے اور اُسی سے اپنے جھگڑوں کمزوروں کا تصفیہ کرانے لگے یہ سرگروہوں یا چودہریوں کی تقرری کا باعث ہوا پھر ان سرگروہوں کا آپسمیں نفاق شروع ہوا اور ایک کو دوسرے پر غالب ہونیکی حرص نے انکو لوٹ مار اور جدال و قتال پر آمادہ کر دیا اسواسطے بچاؤ یا حفاظت کے لئے قلعے کوٹ بننے شروع ہوئے اور کمزوروں کی لوٹ کا مال بھی وہاں جمع ہونے لگا ہوتے ہوتے قلعہ کے آس پاس بسنے والوں پر فرض ہوگیا کہ سوائے بوڑھے اور بچوں کے اپنے اپنے ہتھیار لیکر ضرورت کیوقت اپنے قلعہ دار کی مدد کریں اور وقت بیوقت غنیم کے مقابلے کے لئے مستعد ہیں مگر اس صورت میں جلدی ہی بعد لوگوں کو عام ہرج نظر آگیا اور مصلحت کے رو سے یہ تجویز ٹھہری کہ عام لوگ اپنی اپنی پیداوار سے کسقدر حصہ دیا کریں اور اس پیداوار پر وہ آدمی مقرر کئے جاویں جنکو خود سپاہگری کا شوق ہو اور باقیکے آدمی خاطر جمع سے اپنے کام کاج کئے جاویں مگر آپ جانتے ہیں کہ ازل سے انسان کبھی خالی نہیں رہا ہر قوم کے سرگروہوں نے اُن سپاہیوں کو نہ صرف اپنے اور لوگوں کے مال و وطن کی حفاظت میں مامور کر رکھا تھا بلکہ اپنے سے کمزور سرداروں کی لوٹ مار کے لئے بھی آمادہ کیا ہوا تھا اسیطرح لوٹ مار کرتے کبھی غالب اور کبھی مغلوب ہوتے جو سردار بہت سے قلعوں پر قابض ہوگیا وہی پیچھے سے راجہ یا نواب بنگیا اور یہی بادشاہت کا آغاز ہے۔

(باقی ہفتہ آئندہ)

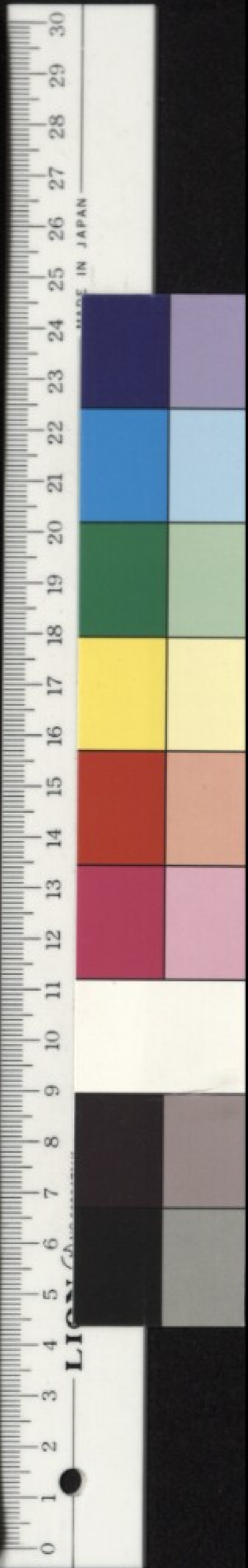
عیسوی مذہب کا ثبوت

انجیل خدا کا کلام ہے پیشین گوئیوں سے ثبوت

اہل اسلام اور عیسائی اسبات پر متفق ہیں کہ خدا تعالی نے موسیٰ کی معرفت اپنی مرضی ظاہر کی اور دونوں مانتے ہیں کہ موسیٰ و داؤد و دانیال وغیرہ سب نبی تھے علاوہ اسکے فریقین

بھی انکا ذکر پایا جاتا ہے۔ تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہودی اپنی کتاب کی نہایت حفاظت کرتے چلے آئے ہیں۔ جب عیسیٰ اِس دنیا میں تھا تو اُن کو اکثر ملامت کرتا تھا۔ کیونکہ وہ اپنی کتابوں پر عمل نہیں کرتے تھے۔ لیکن اُسنے اُنکو کبھی نہیں کہا تھا کہ تمنے اُن کو خراب کر دیا ہے بلکہ انہیں کتابوں کو لیکر اُنکو سناتا تھا اور فرماتا تھا کہ اُن پر عمل کرو۔ یہہ کتابیں عبرانی زبان میں لکھی گئی تھیں۔ اور آج تک یہودی اور عیسائی لوگ اُن کو اُسی زبان میں پا سکتے ہیں مسیح سے تین سو برس کے قریب بہتر سکندریہ کے شہر عالموں سے یہہ کتابیں عبرانی سے یونانی زبان میں ترجمہ کی گئیں۔ یہی ترجمہ جو تمام روئے زمین پر مشہور ہے سو اصلی کتابوں کے متفق ہے۔ جو لوگ اِس بات پر یقین کرینگے کہ یہودیوں کے پاس توریت وغیرہ صحایف انبیا اصلی موجود ہیں۔ تو اُن کو یہہ بھی کہنا ضرور پڑیگا کہ یہودیوں نے عیسائیوں کو اتنی فرصت ہرگز نہیں دی کہ وہ اُنکی کتاب کو اپنے مطلب کے موافق بدل ڈالیں تاکہ وہ عیسیٰ پر گواہی دیویں تو وہ بدل کر سکیں۔ خدا کی مرضی سے ایسا ہوا کہ یہودی لوگ تمام دنیا میں پراگندہ ہو گئے اور اپنی کتابیں بھی اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اب ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ جو پیشین گوئیاں اِن کتابوں میں مسیح کے بابت مندرج ہیں عیسائی دین کو ثابت کرتی ہیں۔ اگر کوئی شخص پیشین گوئی کرے کہ عیسیٰ یا احمد یا داؤد اِس دنیا میں آویگا۔ اگرچہ پوری بھی ہو تو اِس سے کچھ ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ ہزار ہا آدمیوں کے ایسے نام ہوتے ہیں۔ یا اگر کوئی شخص کہے کہ اٹلی یا عرب کے ملک کی زمین سے آگ نکلیگی اور وہ نکل بھی پڑی تو اِس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ آگ کئی ایک ملکوں کی زمین سے نکلتی ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ اگر بزاں صدی میں قندہار تک فتح کر لیونگے یا اہل روس کابل تک آوینگے۔ اگر یہہ ہو بھی جاوے تو اِس سے بھی اُسکی نبوت نہیں پائی جاتی اکثر لوگ ایسی ایسی باتوں سے فریب کھاتے ہیں۔ ہمارے نزدیک چند دلایل ہیں جن سے سچی پیشین گوئی ثابت ہو سکتی ہے۔ اوّل پیشین گوئی پوری ہونیکے پیشتر ہی لکھا جاوے۔ دویم کہ کسی فایدہ کے واسطے ہو۔ سیوم کہ وہ بالکل آدمی کی پیشبینی سے باہر ہو۔ چہارم کہ وہ پوری بھی ہو جاوے۔ اور پنجم یہہ کہ پیشین گوئی اپنے پورا ہونے کے سبب نہ ہووے۔ اگر یہہ پانچ علامتیں پائی جاویں تو بیشک پیشین گوئی سچی ہوگی۔ دیکھو نبیوں کی کتابوں میں بیشمار پیشین گوئیاں ہیں خدانے نبیوں کی معرفت مصر کوہ طور بابل صور یہودیہ وغیرہ کی بابت ذکر کیا کہ کیا حال آیندہ کو انکا ہوگا۔ اِن باتوں کے پوری ہونے سے یقیناً معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی جن کی معرفت یہہ سب باتیں لکھی گئی تھیں خدا سے الہام پائی تھیں +

اب ہم اُن پیشین گوئیوں کا بیان کرتے ہیں جو مسیح اور اُسکی بادشاہت کے بابت ذکر کی گئی ہیں۔ پیدایش کے تیسرے باب کی پندرہویں آیت میں ایک بچانے والے کا ذکر ہے جسکا خطاب عورت کی نسل ہے انجیل سے بھی ثابت ہے کہ عیسیٰ مریم کنواری سے پیدا ہوا۔ خدانے اشارہ دیا کہ یہہ بچانے والا ابراہیم کی نسل سے ہوگا۔ دیکھو پیدایش کا ۲۲ باب ۱۸ آیت اور پھر اضحاق سے ہوگا۔ پیدایش ۲۶ باب ۴ آیت۔ اسکے ۴۹ باب ۱۰ آیت سے صاف صاف ظاہر ہے کہ یہی بچانے والا بادشاہ یہوداہ کے فرقہ سے آنے والا تھا۔ اور یسعیاہ نبی کے ۱۱ باب ۱۰ آیت میں یوں لکھا ہے کہ وہ یسّی کی نسل سے ہوگا۔ پھر یسعیاہ نبی کی معرفت خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ کنواری پیٹ سے ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُسکا نام عمانوئیل یعنے خدا ہمارے ساتھ رکھینگے۔ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ عیسیٰ مریم کنواری سے پیدا ہوا۔ اور انجیل سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا مسیح میں مجسم ہوا۔ اور مسیح کے نسب نامے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم سے اضحاق پیدا ہوا اور اضحاق سے یعقوب اور یعقوب سے یہوداہ اور یہوداہ کے خاندان میں یسّی پیدا ہوا اور یسّی سے داؤد بادشاہ اور مسیح داؤد کے خاندان میں پیدا ہوا۔ سو مسیح میں یہہ سب پیشین گوئی پوری ہوئی۔ پھر اُسی نبی نے کہا کہ ہمارے واسطے ایک لڑکا تولد ہوتا ہے ہمکو ایک بیٹا بخشا جاتا ہے جسکے کاندھے پر سلطنت ہوگی اور اُسکا نام عجیب مشیر خدا قادر ابدیت کا باپ اور سلامتی کا شہزادہ ہوگا۔ یہہ سب باتیں یسعیاہ نبی کے ساتویں باب ۱۴ آیت اور ۹ باب ۶ آیت میں بیان ہوئیں تو وہ ضرور عمانوئیل ہی تھا۔ اور جو لوگ انجیل سے واقف ہیں وے سب جانتے ہیں کہ وہ سب مسیح میں پوری ہوئیں۔ پھر میکاہ باب کی ۲ آیت میں لکھا ہے کہ بیت لحم میں پیدا ہوگا۔ اور لوقا کے ۲ باب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ مریم بیت لحم میں نہیں رہتی تھی تو بھی خدا کی قدرت اور حکمت ایسی ہوئی کہ وہ وہاں چلی گئی اور مسیح وہاں پیدا ہوا تاکہ یہہ پیشین گوئی پوری ہو۔ علاوہ اِسکے جبرائیل نے دانیال نبی کو خبر دی کہ وہ فلانے زمانہ میں پیدا ہوگا اور اُسکا یہہ نام ہوگا اور کفارہ ہونے کیواسطے مارا جائیگا دیکھو باب ۹ و ۲۵ آیت سے ۲۷ تک سو تو پوچھو اور سمجھو کہ جس وقت سے یروشلم کے دوبارہ تعمیر کرنیکا حکم نکلے مسیح بادشاہزادہ تک سات ہفتے ہیں اور باسٹھ ہفتے اُسوقت بازار پھر تعمیر کئے جاوینگے۔ اور دیوار بنائی جاویگی مگر تنگی کے دنوں میں۔ اور باسٹھ ہفتے کے بعد مسیح قتل کیا جاویگا پر نہ اپنے لئے۔ واضح ہے کہ ایک ہفتے سات برس کی مراد رکھتا ہے جب یہہ بات دانیال پر ظاہر ہوئی تب بنی اسرائیل بابل میں اسیر تھے لیکن تھوڑے دن بعد بادشاہ نے اُن کو حکم کیا کہ وہ اپنے ملک کو جا کر یروشلم اور ہیکل کو پھر بناویں اگرچہ اُنکے بنانے میں کچھ روک ٹوک ہوئی تو بھی وہ کامیاب ہو گئے اور اُس حکم کے صادر ہونے سے مسیح کی موت تک ۴۹۰ برس سے کچھ چار برس کم تھے جیسا کہ لکھا گیا تھا کہ وہ غیروں کے واسطے پچھلے ہفتے کے درمیان میں مارا جاویگا جسطرح کہ یسعیاہ نبی کے ۵۳ باب کی ۲ آیت سے ۱۲ تک لکھا ہے اُسیطرح عیسیٰ نے





لوگوں کی تسلی کی اور اُنکو خوشخبری سنائی - اُن میں لکھا ہے کہ خداوند خدا کی روح مجھپر ہے کیونکہ خداوند نے مجھکو مسیح کیا تاکہ مصیبت زدوں کو خوشخبریاں دوں - اُسنے مجھے بھیجا ہے کہ میں ٹوٹے دلوں کو درست کروں اور قیدیوں کے لئے چھٹی اور بندہوؤں کے لئے قید سے نکلنے کی منادی کروں - کہ خداوند کے سال مقبول کا اور صیہون کے غمزدوں کے لئے ٹھکانا کروں - اور ہمارے خدا کے انتقام کے روز کا اشتہار دوں اور سب کو جو غمزدہ ہیں تسلی بخشوں - یسعیاہ نبی کے ۵۳ باب کی پہلی آیت میں لکھا ہے کہ لوگ اُسپر ایمان نہیں لاوینگے سو ایسا ہی ہوا - پھر اُسی کی دوسری اور تیسری آیت ہے کہ وے اُسکو حقیر جانینگے - اور چوتھی آیت سے ساتویں تک کہ یقیناً اُسنے ہماری مشقتیں اُٹھالیں اور ہمارے غموں کا بوجھ اپنے اوپر چڑھا لیا پر اُسکا ہمنے یہہ حال سمجھا کہ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا ہے پر وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا - ہماری ہی سلامتی کے لئے اُسپر سیاست ہوئی تاکہ اُسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں - ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہر ایک نے اپنی راہ کو پھیرا اور خداوند نے ہم سبھوں کی بدکاری اُسپر لادی وہ تو نہایت ستایا گیا اور غمزدہ ہوا تو بھی اُسنے اپنا مُنہہ نہ کھولا یہہ بھی حرف حرف پورا ہوا - پھر پچاسویں باب ۶ آیت میں لکھا ہے کہ میں اپنی پیٹھ مارنے والوں کو دیتا اور اپنی گال اُنکو جو بال کو نوچتے ہیں اپنے مُنہہ رسوائی اور تھوک سے نہیں چھپاتا - اور مسیح کی موت کے بابت ۲۲ زبور کی ۱۳ آیت سے ۱۸ تک اِسطور پر لکھا ہے کہ وے مجھپر پھاڑنے اور گونجنے والے شیر کیطرح مُنہہ پسارے ہوئے ہیں - میں پانی کیطرح بہا جاتا ہوں اور میرے بند بند الگ ہو چلے ہیں - میری زبان تالو سے لگی جاتی ہے اور تو مجھے موت کی خاک پر بٹھاتا ہے کیونکہ کتّے مجھکو گھیرتے ہیں شریروں کے گروہ میرا احاطہ کرتے ہیں وہ ہاتھ اور میرے پانوں چھیدتے ہیں میں اپنی سب ہڈیوں کو گن سکتا ہوں وے مجھے تاکتے ہیں اور گھورتے ہیں - الخ پھر ۱۶ زبور کی ۹ اور ۱۰ آیت میں لکھا ہے کہ اِسی سبب سے میرا دل خوش ہے اور میری زبان شاد میرا جسم بھی اُمید میں چین کریگا کہ تو میری جان کو قبر میں رہنے نہ دیگا اور تو اپنے قدوس کو سڑنے نہ دیگا - یہہ سب باتیں مسیح میں ہی پوری ہوئیں - یہہ تمام پیشین گوئیاں جو مسیح کے بابت لکھی گئی ہیں ایکدوسرے سے اِسقدر تفاوت اور ضد رکھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں کہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایک آدمی میں پوری ہونگی - مثلاً ایک جگہہ میں لکھا ہے کہ وہ بڑا فتحمند بادشاہ ہوگا - دوسری زبور کی ۶ آیت سے ۱۲ تک دیکھو پھر یسعیاہ نبی کے ۵۳ باب کی ۳ آیت میں لکھا ہے کہ وہ ایک مصیبت زدہ اور مغلوب ہوگا - اِسی کتاب کے ۹ باب کی ۶ آیت میں لکھا ہے کہ وہ قادر مطلق ابدیت کا باپ اور اسی آیت میں لکھا ہے کہ وہ لڑکا ہوگا - پھر دانیال کے ۷ باب کی ۱۴ آیت میں لکھا ہے کہ اُس کی پادشاہت ابدالاباد ہوگی - اور کئی ایک جگہوں میں لکھا ہے کہ وہ مارا جاویگا - ایک جگہہ میں لکھا ہے کہ وہ مردود ہوگا - لیکن ۷۲ زبور کی ۴ و ۸ و ۹ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۷ آیت میں اِس کی لکھا ہے یہہ سب کی سب باتیں مسیح میں پائی جاتی ہیں - بیشک خدا نے اِن پیشین گوئیوں کو ہماری ہدایت اور تسلی کیواسطے لکھوایا - یہودیوں کی تواریخ سے پایا جاتا ہے کہ وہ لوگ قوموں کو کتّے کی مانند جانتے تھے جسطرح برہمن لوگ اور قوم کے آدمیوں کو ناپاک اور حقیر جانتے ہیں اِسیطرح وہ بھی تصور کرتے تھے - ایک روز ایسا واقع ہوا کہ جب پولوس رسول نے اُن کے سامنے کہا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے غیر قوم کے پاس بھیجا ہے تو یہودیوں نے اُسکو مار ڈالنا چاہا اِس کے علاوہ کئی ایک نبیوں نے یہی کہا ہے کہ جب یسوع آویگا خدا یہودیوں کو دور کر کے اور قوموں کو قبول کریگا - اِسکی تصدیق کے لئے کئی ایک آیتیں نبیوں کی کتابوں سے نکالکر ہم لکھتے ہیں چنانچہ یسعیاہ کے گیارھویں باب کی ۱۰ آیت میں لکھا ہے کہ اُس دن ایسا ہوگا کہ یسّی کے اُس جڑ کی جو قوموں کے لئے جھنڈے کیطرح کھڑی ہوگی قومیں طالب ہونگی اور اُسکی آرامگاہ جلال ہوگی - پھر ۴۲ باب کی پہلی آیت میں لکھا ہے دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالتا میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے میں نے اپنی روح اُسپر رکھی وہ قوموں پر عدالت ظاہر کریگا - اُسی کی ۶ آیت میں خداوند نے تجھے صداقت کے لئے بلایا میں ہی تیرا ہاتھ پکڑونگا - اور تیری حفاظت کرونگا اور لوگوں کے عہد اور قوموں کے نور کے لئے تجھے دونگا - اور ۴۹ باب کی ۲۲ آیت خداوند یہوواہ یوں فرماتا ہے میں غیر قوموں پر اپنا ہاتھ اُٹھاؤنگا اور اُمتوں پر اپنا جھنڈا کھڑا کرونگا اور وے تیرے بیٹوں کو اپنی گود میں لئے آوینگے - اور ۶۰ باب کی ۳ و ۵ و ۱۱ آیتوں میں اور قومیں تیری روشنی میں اور بادشاہان تیرے طلوع کی تجلی میں چلینگے تب تو دیکھیگی اور روشن ہوگی ہاں تیرا دل اُچھلیگا اور کشادہ ہوگا - کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پھریگی اور قوموں کی دولت تیرے پاس فراہم ہوگی اور تیرے پھاٹک نت کھلے رہینگے وے دن رات کبھی بند نہ ہووینگے تاکہ قوموں کی دولت کو تیرے پاس لاویں اور اُن کے بادشاہوں کو دھوم دھام کے ساتھ - اور ۶۲ باب کی دوسری آیت تب قومیں تیری راستبازی اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھینگے اور تو ایک نئے نام سے کہلایا جائیگا - اور ۶۶ باب کی ۱۲ و ۱۹ آیت کیونکہ خداوند یوں فرماتا ہے دیکھو میں سلامتی نہر کی مانند اور قوموں کی دولت باڑھ کی مانند اُسپاس روانہ کرونگا تب تم اُسے چوسوگے اور بغل میں اُٹھائے جاؤگے - ۵۹ باب کی ۶ آیت اُنکی جالی کی پوشاک نہیں بن سکتی وے اپنی بناوٹ سے آپکو ڈھانپ نہیں سکتے - یہہ سب پیشین گوئیاں پوری ہوئیں اور ہوتی چلی جاتی ہیں -

جب یسوع مسیح اس دنیا میں تھا اُسنے بھی بہت سی پیشین گوئیاں کہیں اور وہ حرف بحرف پوری ہوئیں۔ اُسنے اپنی موت کی بابت پیشین گوئی کی کہ میں کس وقت مارا جاؤنگا۔ متی کی ۲۰ و ۱۸ آیت کو ملاحظہ کیجئے وہاں اُسنے یہ بھی کہا کہ میرا ایک شاگرد مجھے پکڑوائیگا۔ مرقس کے ۱۴ باب ۱۸ آیت کو دیکھو کہ کس طرح مارا جاوے متی کا ۲۰ باب ۱۹ آیت اور مرقس کا ۱۰ باب ۳۳ آیت اُسنے کہا کہ میرے شاگرد لوگوں سے حقارت کئے جاوینگے پھر اُسنے یروشلم برباد ہونے کی بابت بھی کہا متی کے ۲۴ باب کی ۱ و ۲ و ۱۵ و ۱۶ و ۲۱ و ۲۲ و ۳۲ و ۳۴ آیتوں پر ملاحظہ فرمائیے یہ سب باتیں مسیح کی موت کے چالیس برس بعد حرف بحرف پوری ہوئیں ✦

اتفاق رائے

حکیم صاحب جناب خیر خواہ عالم دہلی نے تہوار ہولی کی بابت جو تحریر لکھی ہے ہم کو انکی رائے سے کلی اتفاق ہے کیونکہ جہاں تک نظر غور سے دیکھا جاتا ہے تو بعض بعض دنیا میں ایسی غیر مہذب ہیں کہ کوئی منصف مزاج و مذہب انہیں کوئی اچھا کہہ سکے مگر عقلاء کے محض گرویدہ ہیں اور ان رسموں کی اصلاح میں بعضے یہ بھی بات دیکھی ہوگی کبھی ہم مذہب حاکم کے بلحاظ قطع نظر مذہب کے بھی تو وہ نہیں کی اس سے شاید منع کرنیوالوں نے یہ بات سمجھی ہوگی کہ ملکی مذہب کے معاملات میں دست اندازی کرانی باعث فساد ہوتی ہے مذہبی معاملات بہت نازک ہوا کرتے ہیں۔ ہم بھی اگرچہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ مذہبی آزادی جو بادشاہ کو دینی فرض الفرض ملکداری میں داخل ہے لیکن ہمیں ہمارا ایک اعتراض ہے کہ مذہبی معاملات میں حاکم کو دخل دینا ایک طرح کے فساد کو قائم کرتا ہے مگر جب کسی مذہبی رسموں میں کسی قسم کی برائی ہے کہ ان کو کسی مذہب والے بھی ہم وغیرہ برا سمجھتے ہیں اچھا نہیں جانتے چونکہ ملکی باشندوں کی رسم ہے اسلئے کا بھی شاید ابھی اپنی طرف سے مناسب نہیں سمجھتے اگر گورنمنٹ یا کوئی اور مطلق العنان حاکم انکو موقوف کرنا چاہے تو وہ لوگ ایک بہانہ سمجھکر جھٹ چھوڑ دیتے ہیں جسکی مثال یہ ہے کہ دیکھو قوم ہنود میں ستی ہونا کیسی پرانی رسم میں داخل تھا ہزاروں جانیں اس فعل قبیحہ میں جاتی رہیں مگر کسی عقیل نے بجز ملامت کے اس رسم کے روکنے کی طرف توجہ کی مگر گورنمنٹ نے ایک ادنی توجہ میں اس رسم کو جہان سے بالکل موقوف کر دیا اور جیسا اسکی فقط یہ ہی کہ ایک نئی گورنمنٹ جیسی حاکم کے مذہب سے عناداً تعرض نہیں کرتی ✦

دوسری یہ رسم بھی جو ہنود کے نزدیک بڑی رسم تھی انکا یہ وہم تھا کہ ایسی جان لیوا رسم کو چھوڑنا چاہئے بیچارے مجبور باپ دادا کی لکیر کو پیٹتے تھے اور چُپ تھے سرکار کے خوف سے دخل دینے سے انہوں نے اسے ترک کر دیا اسیطرح ہولی میں اکثر عوام ہنود ایسے بے تہذیب و مطلق العنان ہو جاتے ہیں کہ انہیں اپنے یا کسی کے ننگ و ناموس کا مطلق خیال نہیں رہتا اور جو منہ میں آتا ہے کہہ گذرتے ہیں کوئی مسخروں کی صورت بنکر ہزلیات کہتا ہو کہیں مجمع عام میں فحش گیت گایا جاتا ہے سوائے اسکے سوانگ وہ وہ بیہودہ طرح کے نکلتے ہیں جنکا کچھ ٹھکانا نہیں مرد عورتوں کی صورت بنا بنا کر بازاروں میں ناچتے ہیں جس سے بیشتر لوگوں کے دلوں میں ولولہ شیطانی کرتا ہوگا اب یہ باتیں انکی تہذیب میں داخل ہیں یا بد تہذیبی میں۔ ہمارے نزدیک سرکار کو مناسب ہے کہ اہل ہنود کے مہذب لوگوں کو بلا بلا کر ان امورات قبیحہ کے ممانعت کے بارے میں فہمایش کرے۔ ہمیں امید ہے کہ تربیت یافتہ لوگوں سے یقین ہے کہ بیہودہ طور پر اب یہ اپنی قوم کا بندوبست کرلینگے ✦

کیونکہ یہ رسم انکے یہاں کچھ دین میں داخل نہیں ہے بلکہ بلحاظ دستور انکے ہیں پس اسکا بند ہوجانا کچھ برا نہیں ہے ✦

علاوہ اسکے تعزیرات ہند بھی صاف حکم دیتی ہے کہ جو باتیں عام خلایق کے خلاف بطور استہزا کے ہوں اور جہاں بے تہذیبی پائی جائے فوراً انکا انسداد کرنا واجبات میں داخل ہے ✦

اخبارات ملکی و ولایتی

تباہی جہاز عدن کی خبر سے معلوم ہوا کہ ایک دخانی جہاز جوا تمام جسمیں تین سو نو حاجی اور ۳ اہل جہاز سوار تھے ۲ جنوری کو جدہ سے روانہ ہوا اور اُسی رات کو ٹکرا کر ڈوب گیا۔ ان میں سے چار سو آدمیوں میں سے صرف ۱۵ بچے باقی ڈوب کر مرگئے ✦

غفلت مقام گڈالہ کے شیشن کورٹ نے ایک شخص جو قتل کا مرتکب ہوا تھا ۱ فروری سنہ رواں کو پھانسی دئے جانیکا حکم دیا۔ عدالت ہائی کورٹ نے حکم شیشن کورٹ کا منسوخ کرکے حبس دوام کا حکم جاری کیا اور مدراس سے گڈالہ کو پھانسی روکنے کا تار بھیجا۔ تار ماسٹر ہندوستانی تھا اُسنے اپنے گھر جانیکی جلدی کی اور تار خبر کو میز پر رکھ چھوڑا اس نیت سے کہ کل صبح کو تار بھیجونگا وہ دوسرے روز بھی بھول گیا اسیطرح چھ روز گذر گئے اور گڈالہ میں حکم منسوخی کا نہ پہونچا وہاں مجرم کو پھانسی دیدی گئی ✦

قوقند کی سلطنت روس میں شامل ہوجانے پر آجکل انگلستان میں تذکرہ چل رہا ہے اور وہاں کی بعض عقلا کی رائے ہے کہ اس شمول سے شاہ روس کو کچھ فایدہ نہیں ہوگا ✦

خطاب ٹائمز آف انڈیا میں لکھا ہے کہ حضور لارڈ نارتھ بروک صاحب گورنر جنرل کشور ہند کا خطاب ارل ہونیکا



ہوگا اور صاحب ممدوح جہاز جیپرم میں سوار ہو کر ماہ اپریل کو
کلکتہ سے ولایت کو روانہ ہونگے +

انعام جو کہ پولیس کلکتہ نے بروقت تشریف آوری پرنس
آف ویلس کے انتظام اچھا کیا تھا لہذا گورنمنٹ ہند نے ملازمین
پولیس کو ایک ایک ماہ کی تنخواہ کا انعام دیا +

چین گورنمنٹ چین نے ۔۔ لڑکوں کو جنکی عمر دس سال
سے چودہ تک ہے امریکہ میں واسطے تعلیم پانیکے بھیجا ہے اور اُنکا
تمام خرچ گورنمنٹ چین نے اپنے اوپر لیا ہے۔ یہہ لڑکے پندرہ
سال تک وہاں تعلیم پاوینگے +

ہرزیگونیا کے باغیوں نے ایک اشتہار بدین مضمون
جاری کیا ہے کہ اسٹریا نے جو انتظام تجویز کر کے پیش کیا ہے وہ
ہرگز قابل قبول نہیں۔ لہذا محب وطن لوگوں کو چاہئے کہ اُسکا
کہنا نمانیں اور برابر جنگ کرتے رہیں +
دیکھئے کہانتک اس اشتہار پر عملدرآمد ہوتا ہے +

رنگون ایک پاتھی معام رنگون میں آیا وہ کہتا ہے کہ
چینی کمشنران اور گورنر اور کمانڈر انچیف یونن کو حکم ہوا ہے کہ
مقام یونان کو فوراً جاویں۔ یہاں پر سرکار برٹش کے افسر
موجود ہیں یہہ لوگ سواسطے بھیجے گئے ہیں کہ وہاں جاکر
مسٹر مارگری کے مقدمہ کی شہادت دیں اور یہہ بتلاویں
کہ صاحب موصوف کو کسنے مارا ہے +

آتش زدگی اخبار خیرخواہ عالم ۲۸ مارچ میں لکھا ہے کہ جہاز
رشتہ گذشتہ کو جبکہ ٹرین دہلی سے الہ آباد کو جاتی تھی تو شاہ
جہان پور کے قریب ایک چنگاری انجن کی اس کھلی ہوئی
گاڑی میں جا پڑی جسپر حضور شاہزادہ ویلس کا اسباب تھا حضور کی
دوربین آگ لگ گئی اور گاڑی جل گئی ایک خاص گاڑی جو حضور
شاہزادہ کی تھی وہ بھی جل گئی حضور موصوف کے چند ملازموں کو
صدمہ بھی پہنچا اور گارڈ ٹرین بھی کسیقدر جل گیا ہے +

بمبئی کی میونسپل کمیٹی نے یہہ ارادہ کیا کہ جو شخص ٹیکہ لینے سے بچے کو
برضا و رغبت ٹیکہ نہ لگواوے جبراً لگایا جاوے +

شاہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا مع اپنی بیگم صاحبہ کے ۱۸
مارچ کو سنیٹ پیٹرز برگ دارالخلافہ روس میں داخل ہوئے +

فوج کی چڑہائی صاحب کوہ نور شہرت کے طور پر
لکھتے ہیں کہ سرحد پنجاب کی تھوڑی سی فوج کو کرنیل منرو صاحب
و میجر سنڈمن صاحب بہادر کی سرکردگی میں سندھ کی طرف
جانیکا حکم ملا ہے جو کسی کام کو خان قلات کی عملداری کے وسطے
میں جائیگی اور اس سبب کو فارن آفس نے بطرح چھپایا ہے +
ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ شاید خان قلات کی عملداری کے بعض
ناراضمندوں کے تصفیہ کے لئے بھیجی گئی ہو +

میجر ہال ریڈ اخبار مذکورہ بالا میں بحوالہ انڈین پبلک اوپنین
کے لکھا ہے کہ میجر ہالرئیڈ صاحب بہادر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب
عنقریب فرلو رخصت پر انگلستان کو تشریف لیجانے والے ہیں +

یادگار حضور نواب لارڈ نارتھ بروک صاحب گورنر جنرل
کشور ہند کی یادگار قایم کرنے کے لئے کلکتہ میں چندہ کے جمع
کرنے کی تیاری ہو رہی ہے۔ لاکہوں آدمی فرد چندہ پر دستخط کرنیکے
واسطے آمادہ ہیں +
کیوں نہوں۔ ایسا بیدار لارڈ جسنے ہندوستان کی بہبودی اور
کمال دہجی کوشش اور انکم ٹیکس کو موقوف کرایا قحط بنگال میں
وہ کچھ کیا جو بنگالیوں کو سیکڑوں برس تک یاد رہیگا جسقدر چندہ
یادگار میں ہو تھوڑا ہے +

شاہ اسٹریا نے باغیان ہرزیگونیا کیطرف اپنا ایلچی بھیجا تھا مگر
وہ انکے ہاں سے شرط پیش کرتے ہیں +

برٹش برہما میں ہیضہ بڑی شدت سے پھیلا رہا ہے
وہاں کے صاحب ضلع کارڈ کا مسٹر اپلز صاحب محکمہ جنگلات افسر
اور پادری میسن صاحب بیپٹسٹ چرچ اسی بیماری سے
جان بحق ہوئے۔ وہاں کے افسر بڑے گھبرا رہے ہیں بعض
نوسٹیشن چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں اور بعض چھوٹنے کا
بندوبست کر رہے ہیں +

جنگ مقام پراگ سے یہہ خبر آئی کہ پندرہ مارچ کو رجمنٹ
نمبر ۸ جہاز ہمالہ پر سوار ہو گئی اور رجمنٹ گورکھا بھی اُسکے بعد
سواری جہاز عربیہ ہوا اور دریاروج روانہ ہو گئی +

خطاب حضور شاہزادہ ویلس کو خطاب بادشاہ دہلی
کے دئے جانیکی تجویز ہو رہی ہے +

شکست خدیو مصر کی افواج نے اہل ابی سینا کے
لشکر کو بری طرح پس کیا ہے شاہ مغلوب صلح کی کوشش
کر رہا ہے +

قلات یہاں آجکل بھر چل چل ہو رہی ہے اور رئیس کے گدی
سے اُتارے جانیکی خبر ہے +

حکم حضور ویسرائے بہادر نے یہہ حکم دیا ہے کہ وہ سالانہ میں
جو بہار انجبہ و زیانگرام کی آمد و رفت کی وقت بنگال میں سر ہوتی
ہیں کل ہندوستان میں سر ہوا کریں +

پشاور سرکاری آدمیوں نے آفریدیوں کو گھیر لیا ہے چنانچہ
ابھی تک یہہ لوگ پہاڑیوں میں بند ہیں کہتے ہیں کہ چھ سو
آدمی ہیں جنکا محاصرہ کیا گیا ہے جب سے ان لوگوں کا محاصرہ ہوا
ہر قسم کے جانور کہ جنپر مال لادا جاتا ہے جمع ہوتے ہیں یکشنبہ
کے روز قریب پانچ سو آدمیوں کے قلعہ میکن سے کسی قدر
فاصلہ پر جمع ہو گئے اور انکا ارادہ یہہ ہوا کہ رجمنٹ کے ٹٹو
گھاس لانیکے واسطے جاتے ہیں انکو کاٹ ڈالیں اور لیجائیں
مخبروں نے اس بات کی خبر فوج والوں کو دی +
رسالدار محمد علیخان نے ۲۰ آدمی رجمنٹ ۲۷ اور دس سوار کو
کمربندی کا حکم دیا۔ اور فوراً اُسطرف کو معہ ان آدمیوں کے
روانہ ہوا کہ جس طرف وہ لوگ جمع تھے۔ لڑائی ہوئی۔ آفریدی
لوگ نصف گھنٹہ تک لڑتے رہے۔ مگر زخمی شکست ہو کر
پہاڑیوں کو بھاگ گئے +

انگریزی ہتھیار نہایت عمدہ اور فوج کی قواعد کمال پسندیدہ ہے دیکھئے تیس چالیس آدمیوں نے منتشر کر دیا اور بھگا دیا۔ ان لوگوں نے اپنے اپنے دوستوں سے جا کر کہا کہ سرکار کی فوج کے پاس ایسی بندوق در فل ہیں کہ انکو بھرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لڑائی میں آفریدیوں کے پانچ چھ آدمی مارے گئے اسطرف کوئی صدمہ واقع نہیں ہوا صرف حوالدار کی ٹوپی میں ایک گولی لگی تھی مگر کچھ ضرب نہیں آئی۔ از رو بیلکنڈ اخبار

مرشد آباد راے دہنپت سنگھ بہادر رئیس مرشد آباد نے گورنمنٹ میں یہہ تجویز پیش کی ہو کہ میں اپنی جیب خاص سے مقام راناگھاٹ سے ریل کی ایک برنچ لاین بنا دونگا یہہ ریل کرشناگڈہ اور برہم پور میں گذر کر مرشد آباد تک بنے گی اور گنگا کے مقابل بھگوان گولہ اسٹیشن تک پہونچیگی +

لودیانہ

۲۴ مارچ کو بیساکھ چیت چودس کا بڑے اژدہام کے ساتھہ جمعہ اگرچہ ہماری تحریر ہفتہ گذشتہ پر غور ہو کر انتظام پولیس کا ایسا عمدہ رہا کہ نسبت سال گذشتہ کے بہت سی واہیات باتیں نہ ہوئیں باتیں مثلاً بہروپیوں کا پھینکنا ہاتھہ درازی کرنا فحش گیتوں کا گایا جانا وغیرہ + اگر اسیطرح پولیس و منتظمان رؤسا لودیانہ نے اسطرف توجہ رکھی تو چند عرصہ میں ہر ایک بات کا کافی انسداد ہو جاویگا +

یہاں کے ضلع سے چار شخص جو نے امتحان منشی فاضل کا یونیورسٹی لاہور میں جا کر دیا انتخاب گورنمنٹ گزٹ سے معلوم ہوا کہ منشی محمد حسن صاحب مدرس ہائی اسکول لودیانہ پاس ہوئے باقی فیل یعنے ناکامیاب رہے +

نرخ غلہ کا بہ نسبت ہفتہ گذشتہ کے اب ٹھہرا ہوا روبارزانی ہی۔ پرسوں صبح کو بادل چڑھہ کر آیا مگر بوندیں پڑ کر رہ گیا +

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا دورہ تمام ہوا اس ہفتہ میں یہاں تشریف لے آئے اور جلسہ تقسیم انعام طلبہ مدارس ضلع لودیانہ کا بروقت تشریف لانے صاحب انسپکٹر مدارس ضلع ہذا کے ہونیوالا ہی شاید اس جلسہ میں ضلع کے تمام طلبہ یہاں حاضر ہوینگے اور بیرونجات کے رؤسا بھی تشریف لاوینگے +

غزل

من تصنیف منشی امام الدین شہباز کا ٹیکنشٹ پٹیالہ

محبت کا تیری عالم میں ای پیارے فسانہ ہی۔
تو دلداری میں یکتا ہی وفا میں تو یگانہ ہی۔
عجب آزادگی ہی بندگی تیری میں ای پیارے۔
تیرے عشاق کا خلد بریں میں آشیانہ ہی۔
بہت افلاک سے اونچا تیرا تخت نگاریں ہی۔
تصور سے بھی باہر تیرا عالی آستانہ ہی۔
ستائش تیری گاتے ہیں فلک پر لاکھوں ہی ملکوت۔
یہاں مرج مرا تیرے تیرا اسرار زمانہ ہی۔
مسیح پر لایا ایمان بچ گیا نار جہنم سے۔
حساب اُسکا نہ ہوگا کچھہ عجب یہہ کارخانہ ہی۔
گذرنا ایکدن سب کو ہی اس دنیاے فانی سے۔
کوئی آگے روانہ ہی کوئی پیچھے روانہ ہے۔
خدا کے سامنے جب حال دل تم سب کا روشن ہی۔
بتاؤ کیا تمہارے پاس غفلت کا بہانہ ہی۔
مصائب اسقدر سہہ کرکے کیوں سوتا ہی او غافل
یہہ تیری توسن طبع کا گویا تازیانہ ہے۔
گنہ سے ای تھکے ماندو مسیح کے پاس آجاؤ۔
بجز اُسکے تمہارا اور نہ کوئی ٹھکانہ ہے۔
خزانہ آسمانپر چاہیے نہ اس زمین پر ہو۔
تیرا دل بھی وہیں ہوگا جہاں تیرا خزانہ ہی۔
نہ دیکھا تجھکو پیارے تو بھی میں ایمان لایا ہوں
دل شہباز کو تجھہ سے محبت غائبانہ ہے۔

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مطبوعہ ۲۴ مارچ ۱۸۷۴ء

رخصت۔ لفٹنٹ کرنیل جے ٹی مارگیٹ صاحب مجسٹریٹ چھاونی سیالکوٹ نے ۱۰ دن کی ضمنی رخصت بموجب دفعہ ۱۰ الف مجموعہ قواعد رخصت ملازمان سول کے ۳ اپریل ۱۸۷۳ء یا تاریخ استفادہ سے فرلو رخصت سے واپس پہونچنے کے لئے جو اُسکو بموجب گورنمنٹ گزٹ حکم نمبری ۱۷ مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۷۴ء کے عطا ہوئی تھی حاصل کی +

رخصت۔ کپتان ای جی ویس صاحب مہتمم بندوبست ضلع جہلم نے تیس دن کی ضمنی رخصت پوری تنخواہ پر تاریخ استفادہ سے فرلو رخصت سے واپس پہونچنے کے لئے جو اُسکو بموجب گورنمنٹ گزٹ حکم نمبری ۹۰ مورخہ ۵ فروری ۱۸۷۴ء کے عطا ہوئی تھی حاصل کی +

اختیارات۔ لفٹنٹ جی ڈبلیو اوٹلی صاحب اسسٹنٹ انجنیر اگزیکٹو انجنیر درجہ سیوم قسمت کرنال نہر مغربی جمنا کو اختیارات مجسٹریٹ درجہ دوم بموجب دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے عمل میں لانے کو بموجب ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۳ء کے اندر حدود قسمت نہر کے جس سے کہ وہ متعلق ہیں عطا ہوئے +

رخصت۔ میجر ای سی لیمبرٹ صاحب قائمقام مجسٹریٹ چھاونی میاں میر نے ۲۰ دن کی ضمنی رخصت بموجب دفعہ ۱۰ الف مجموعہ قواعد رخصت ملازمان سول کے ۱۰ اپریل ۱۸۷۴ء یا تاریخ استفادہ سے فرلو رخصت سے واپس پہنچنے کے لئے جو اُسکو گورنمنٹ گزٹ حکم نمبری ۹۰ مورخہ ۲ فروری ۱۸۷۴ء کے عطا ہوئی تھی حاصل کی +

اختیار۔ مسٹر ڈبلیو گولڈ سٹریم صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر ہشیارپور کو اختیار مندرجہ دفعہ ۳۶ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء مجموعہ ضابطہ فوجداری کے عطا ہوئے

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویریصاحب کے چھپا